تاثرات

اسلام جن امور پر زور دیتا ہے، ان میں اخلاقِ حسنہ کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے آخری پیغمبر ہیں، جن پر سلسلۂ وحی و تنزیل ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ آنحضرتؐ اس دنیا میں اخلاقِ حسنہ کے سب سے بڑے داعی اور اس کا عظیم الشان عملی نمونہ تھے۔ قرآنِ مجید میں آپ کے لیے فرمایا گیا ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○ (القلم، ۴)

اے پیغمبر! آپ اخلاق کے بہت بڑے مرتبے پر فائز ہیں۔

قرآنِ مجید میں بہت سے مقامات پر آنحضرتؐ کے اخلاق و عادات کا ذکر فرمایا گیا ہے اور اس باب میں آپ کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔ کتبِ احادیث میں بھی متعدد مواقع پر آپ کے علوِ اخلاق کی وضاحت موجود ہے اور بے شمار ایسے واقعات معرضِ بیان میں آئے ہیں جو آپ کی اخلاقی رفعت کی شہادت دیتے ہیں۔

اخلاق کو اسلامی تعلیمات میں جزوِ اعظم کی حیثیت حاصل ہے اور یہ ایسی لازمی قدر ہے، جس کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہو سکتی اور احکامِ اسلامی پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اخلاق صرف تواضع، انکساری، خاکساری، رافت و شفقت اور رحم و مہربانی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اخلاق کے حدود نہایت وسیع ہیں اور یہ وہ شے ہے جس کو زندگی کے ہر معاملے اور حیاتِ انسانی کے ہر پہلو میں نمایاں ہونا چاہیے۔ چھوٹے بڑے، غریب امیر، دوست اور دشمن، اپنے بیگانے، سنّی، دوئی، خلوت، جلوت، غرض ہر مقام اور موقع پر اس کا عملی اظہار ہونا چاہیے۔ اسلام فرد اور معاشرے کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ دنیا کے ہر معاملے میں ایسا رویہ اختیار کیا جائے، جس سے دوسرے کی نہ صرف دل شکنی نہ ہو بلکہ اس کے طرزِ عمل سے دلی مسرت حاصل ہو۔

اسلام، امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور وہ مسلمانوں کو یہی تعلیم دیتا ہے کہ خود بھی ہر لحاظ سے

(باقی ص ۴۲۸)